وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ [الانعام:۱۵۳]

www.KitaboSunnat.com

اتحادِ ملّت کا نقیب

فکرِ اہل حدیث ہی کیوں؟

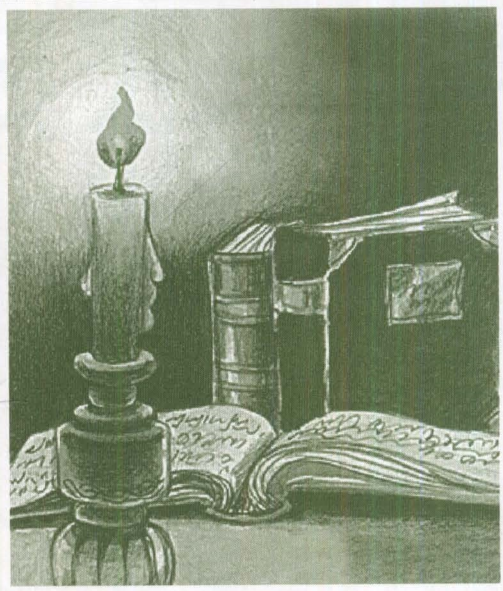

تالیف

سعید احمد چنیوٹی

مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ [الانعام:۱۵۳]

اتحادِ ملّت کا نقیب

فکرِ اہل حدیث ہی کیوں؟

تالیف

سعید احمد چنیوٹی

مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی فیصل آباد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	اظہار حقیقت	3
2	حرفے چند	5
3	عرض مولف	8
4	فرقہ بندی کا ارتقاء	10
5	شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ	10
6	تاریخی تجزیہ	10
7	دور تعطل	11
8	ردعمل + صدی بہ صدی	12
9	کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	15
10	دور خلافت راشدہ میں استنباط کا طریقہ	20
11	سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اپنے موقف سے رجوع	21
12	سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اپنے اجتہاد سے رجوع	21
13	سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ	22
14	سیدنا علی رضی اللہ عنہ	22
15	ائمہ اربعہ اور منہج اہل الحدیث	23
16	امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ	23
17	امام مالک رحمہ اللہ	24
18	امام شافعی رحمہ اللہ	25

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
18	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ	26
19	ائمہ مجتہدین کا طریقہ استنباط	27
20	قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ کا اپنے موقف سے رجوع	27
21	برصغیر کے علماء احناف کا رجوع	28
22	علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ کا موقف	28
23	امام شعرانی رحمہ اللہ اور فقہ حنفی کا دفاع	28
24	اہل حدیث کی تعریف	30
25	فہم دین کا طریقہ کار	31
26	اہل حدیث کا موقف	31
27	طریق اہل حدیث اور دائرہ کار	32
28	انحراف کرنے والے	33
29	منہج اہل حدیث	36
30	منہج اہل حدیث کے ثمرات و امتیازات	38
31	اتحاد کی علامت	38
32	دین کے تحفظ کی ضمانت تشکیک و اضطراب نہیں	40
33	مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کا اعتراف حقیقت	41
34	تسلسل اور عدم انقطاع	43
35	وسعت و جامعیت	44
36	ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین	46

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار حقیقت

ترجمان مسلک اہل حدیث مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

الحمدللہ ربّ العالمین والصّلاۃ والسّلام علی سیّدالانبیاء والمرسلین و علیٰ آلہ و صحبہ و من تبعھم باحسان الی یوم الدین ... اما بعد

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے آخری نبی کی آخری امت کو ''امت وسط'' فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ. (البقرہ ۱۴۳)

''اسی طرح ہم نے تم کو میانہ روش بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔''

یہ معتدل امت اور اس کی میانہ روی عقائد میں' عبادات میں اور معاملات میں ہے' نہ افراط ہے نہ تفریط' یہی نظام عدل ہے۔ اس کو اختیار کرنے' اپنانے اور اللہ کے بندوں پر نافذ کرنے کا حکم ہے۔ حضرات صحابہ کرام اور سلف صالحین کا یہی منہج اور مسلک اعتدال تھا۔ جس طرح اسلام باقی تمام مذاہب و ادیان کے مقابلے میں ''وسط'' واعتدال پر مبنی ہے اسی طرح صحابہ کرامؓ وسلف ؒباقی تمام فرق کے مقابلے میں اعتدال و وسط کے پیروکار ہیں۔ مثلاً خوارج اور روافض کے مقابلہ میں صحابہ کرامؓ کے بارے میں انہی کا موقف اعتدال' میانہ روی کا آئینہ دار ہے۔ خوارج' معتزلہ اور مرجئہ کے مابین مسئلہ وعدہ وعید کے بارے میں سلف کا موقف ہی معتدل و وسط ہے۔ قدریہ اور جبریہ کے مابین تقدیر میں وسط پہلو سلف ہی کا ہے۔

جہمیہ معطلہ اور مشبّہ کے مابین مسئلہ صفات باری تعالیٰ میں وسط مسلک سلف ہی کا ہے۔ نہ ان کے ہاں ظاہریت ہے نہ تقلید جامد' نہ جمود ہے نہ ہی آزاد خیالی' نہ رہبانیت ہے اور نہ ہی حیلہ سازی۔ اسی طائفہ کے بارے میں ارشاد ہے کہ ''قیامت تک یہ حق پر قائم رہے گا'' (مسلم ۱۹۲۰) اہلحدیث کی یہی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت ہے اور اسی مسلک اعتدال کی صدائے بازگشت ہے۔ ان کی انہی خوبیوں کی بنا پر شیخ الاسلام الامام ابوعبداللہ محمد بن مفلح المقدسی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

"اهل الحديث هم الطائفة الناجية القائمون على الحق."

(الآداب الشرعیہ ج ۱، ص ۲۱۰)

آج اگر اسی منہج سلف کے حاملین کو قلت تعداد کا طعنہ دیا جاتا ہے تو ہم عرض کریں گے کہ بقول شاعر

تعيّرنا أنّا قليل عديدنا
فقلت لها ان الكرام قليل

اسی طائفہ مبارکہ کا تعارف ہمارے فاضل بھائی مولانا سعید احمد چنیوٹی حفظہ اللہ نے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا ہے اور مختصر طور پر اس کے فکر وعمل کی اثابت کو دلائل سے واضح کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی حسنہ کو قبول فرمائے اور اس کے ذریعے عامۃ الناس کو مسلک اہل حدیث سے شناسا ہونے اور اسے ٹھنڈے دل سے سمجھنے کی توفیق بخشے' آمین۔

ارشاد الحق اثری

ادارۃ علوم اثریہ فیصل آباد

25-09-08

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفے چند

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ

الحمدلله وكفى والصلاة والسلام على عباده الذين اصطفى

اما بعد!

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاءَ﴾

(اعراف:۳)

"جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتارا گیا ہے اس کی اتباع کرو اور اس کے سوا دوستوں کے پیچھے نہ چلو"۔

اتباع کا معنی لغت ونحو کے امام فراء نے یوں کیا ہے:

والاتباع ان يسير الرجل وانت تسير وراءه واذا قلت اتبعته فكانك قفوته

اتباع کا معنی ہے کہ کوئی شخص آگے آگے چل رہا ہے اور آپ اس کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں اور جب آپ کہتے ہیں میں نے اس کی اتباع کی تو گویا تو اسی کے پیچھے پیچھے اس کے نقش قدم پر چلا۔

امام آمدی نے اس کی تعریف یوں کی ہے:

اتباعه قد تكون في القول وقد تكون في الفعل والترك فاتباع القول هو امتثاله على الوجه قد اقتضاه القول والاتباع التأس بعينه والتأس ان تفعل مثل فعله على وجه من اجله

(الاحکام فی اصول الاحکام:۱/۸۹)

"متابعت کبھی قول کی ہوتی ہے اور کبھی فعل (کرنے) اور ترک

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(چھوڑنے) کی۔ قول کی اتباع ہے۔ قول کی اس طرح فرمانبرداری کرنا جس طرح اس کا تقاضا ہو اور فعل کی اتباع تأسّی کا نام ہے۔ اور تأسّی یہ ہے کہ متبوع کے فعل کو اس طرح کیا جائے جس طرح وہ کرتا ہے اور اس لیے کیا جائے کہ وہ کرتا ہے۔"

گویا ما انزل اللہ کی پیروی اور اتباع اس طرح کرنا جس طرح اس کا تقاضا ہے۔ اور اس کی محسوس شکل وصورت، رسول اللہ ﷺ کے اقوال و افعال اور اتباع ہے۔ اس لیے آپ کی سیرت و کردار، آپ کے رویہ وطرزِ عمل کو ہمارے لیے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ اور ما انزل کی وضاحت قرآن نے سورۃ بقرہ میں یوں فرمائی ہے:

﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ﴾ (بقرہ:۲۳۱)

"اور اپنے اوپر اللہ کی نصرت کو یاد کرو اور اس کو جو کتاب و حکمت کی صورت میں تمہاری طرف اتارا ہے۔ جس کے ساتھ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔"

اور سورۃ نساء میں فرمایا:

﴿وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾ (نساء:۱۱۳)

اور اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اور حکم نازل کی اور تجھے وہ کچھ سکھایا جو تو نہ جانتا تھا۔

اور حکمت کی تعریف تاج العروس میں اس طرح کی ہے:

الحكمة العدل في القضاء والعلم بحقائق الاشياء على ما هي عليه والعمل بمقتضاه

حکمت نام ہے عادلانہ فیصلہ کرنا، اشیاء کی صحیح حقیقت کو جان لینا اور اس کے تقاضے کے مطابق عمل کرنا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آپ نے کتاب وحکمت کی تفسیر کرتے ہوئے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا تھا:

یایھا الناس انی قد ترکت فیکم ما ان اعتصمتم بہ

فلن تضلوا ابدا کتاب اللّٰہ و سنّۃ نبیہ

(مستدرک حاکم کتاب العلم ص:۹۳' ج:۱)

''اے لوگو! میں نے تم میں ایسی چیزیں چھوڑی ہیں اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں رہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت۔''

اور خیر القرون (صحابہ' تابعین اور تبع تابعین) نے ان دونوں چیزوں کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور اسی طرزِ عمل کے باعث مسلمانوں نے دنیا پر حکمرانی کی اور جب اس رویہ اور ڈگر سے ہٹ گئے تو افسوس عزت و وقار نے ان سے منہ موڑ لیا اور وہ ذلت و رسوائی اور زوال کی اتھاہ گہرائیوں میں آئے ہوئے ہیں۔ محترم مولانا محمد سعید چنیوٹی حفظہ اللہ نے اسی طرز عمل یعنی کتاب وسنت سے تمسک کی ضرورت' اہمیت اور افادیت کو بڑے شستہ' شگفتہ اور شائستہ انداز میں پیش کیا ہے۔ اسلوب تحریر' اندازِ گفتگو مثبت ہے۔ جدل و مناقشہ سے گریز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت وکوشش کو ثمر آور بنائے اور ان کی حسنات میں داخل فرمائے۔ آمین۔

عبدالعزیز علوی

(شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلف

مدت سے احباب کی خواہش تھی کہ مثبت انداز میں فکر اہل حدیث کو اجاگر کیا جائے۔ مسائل کی بجائے نظریاتی پہلو پیش کیے جائیں۔ کیونکہ مسائل و مشکلات کے عملی حل کے لیے ان کی فکری بنیادوں' تاریخی ارتقاء' تہذیبی پس منظر کا واضح ہونا ضروری ہے۔

اہل حدیث کا عقیدہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ہے اور اس کی امتیازی فکر عظمت حدیث اور سنت کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ کیونکہ سنت رسول ﷺ سے مکمل دین کا نظام وابستہ ہے۔ سنت کے تحفظ میں اسلام کی بقاء ہے۔ قرآن کی حفاظت بھی حدیث کی حفاظت سے وابستہ ہے۔ جامعین قرآن ہی حافظین حدیث ہیں۔ ان کی امانت و دیانت جس طرح جمع قرآن میں شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ بعینہٖ حفظ حدیث میں بھی ان کی کاوش قابل قدر اور جدوجہد بے مثال ہے۔

حدیث کی اہمیت سے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الا وانی اوتیت القرآن ومثله معه

(سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ)

خبردار مجھے قرآن دیا گیا اور اس کی مثل (حدیث) اس کے ساتھ۔

ہمارا سیدھا سیدھا عقیدہ یہ ہے کہ حق و صداقت کو صرف کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں ہی محصور و منحصر مانا جائے اور متنازع امور میں بھی فیصلے کیلئے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کیا جائے۔

فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول۔ (النساء:۵۹)

''کسی امر میں اگر تمہارا تنازع ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو''

اس آیت کو ہم قانونی اساس سمجھتے ہیں کہ یہ متنازع مسئلہ کیلئے کتاب و سنت کی طرف رجوع کر کے ہی اس کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقبول مفکر اسلام مولانا حنیف ندوی رحمہ اللہ:

''ٹھیٹھ اسلام کی رو سے ہماری اولین ارادت کا مرکز کون ہو؟ ہماری پہلی اور بنیادی وابستگی کس سے ہونی چاہیے؟ اور پیش آمدہ مسائل میں مشکلات کے حل وکشود کے سلسلہ میں ہمیں اول وآخر کس طرف دیکھنا چاہیے؟ کتاب اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم کشا اور ابدی تعلیمات کی طرف یا فقہی مدارس فکر کی وقتی اور محدود تعبیرات کی طرف؟

استدلال وتاویل کا یہی دو چیزیں نقطہ آغاز بھی ہیں اور یہی نقطہ آخر۔ یہی وہ بنیادی اور اصولی بات تھی جسے تقلید اور علام تقلید کی بحث میں الجھ کر فروعی بنادیا گیا۔ جبکہ تقلید دراصل فنی اور علمی مسئلہ سے زیادہ نفسیاتی مسئلہ ہے۔'' (ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۹۶۲)

حاصل گفتگو یہ ہے کہ مسلک اہل حدیث سیدھا سادا واضح منہج ہے۔ جس میں الجھاؤ ہے نہ پیچیدگی۔ ان افکار کی ترجمانی کیلئے زیر نظر رسالہ ترتیب دیا گیا ہے۔ جس میں تاریخ اہلحدیث یا مسائل کی بجائے فکر اہلحدیث کو واضح کیا گیا ہے۔

راقم الحروف' علمی کمیٹی کے ارکان کا شکر گزار ہے جن کی قیمتی آراء اور مشورے میرے لئے معاون بنے۔

مولانا حافظ ثناء اللہ ضیاء' مولانا مقبول احمد فاضل مدینہ یونیورسٹی' مولانا اشرف جاوید' جناب خالد اشرف صاحب' اسی طرح شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ' ترجمان مسلک اہلحدیث مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ اور مولانا حافظ شریف صاحب ناظم التربیۃ کی تصحیح وترمیم اور علمی سرپرستی میرے باعث افتخار ہے۔

ناسپاسی ہوگی اگر مرکزی جمعیت اہلحدیث فیصل آباد کے امیر پروفیسر نجیب اللہ طارق اور ناظم شہر مولانا عبدالرحمٰن آزاد کا شکریہ نہ ادا کیا جائے جن کی مساعی اور جدوجہد اس کی اشاعت کا سبب بنی۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

خادم مسلک: سعید احمد چنیوٹی فیصل آباد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقہ بندی کا تاریخی ارتقاء

جمود اور فرقہ بندی کی تیرہ صدیوں میں کیا کیفیت رہی' اس کے متعلق صحیح اور قطعی رائے اور اس کے مدو جزر کا جائزہ لینے کے لیے گہرے اور عمیق مطالعہ کی ضرورت ہے یا پھر الادیان والفرق اور ملل ونحل پر لکھی کتابوں کا تفصیلی جائزہ لینے سے معلوم ہوسکتی ہے' جس کے لیے طویل وقت اور تفصیلی مطالعہ کی ضرورت ہے۔ البتہ اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور قارئین کی درست اور با اعتماد راہنمائی کے لیے ایک ایسی شخصیت کے حاصل مطالعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس نے عرصہ دراز اس میدان میں صحرانوردی کے بعد فرقہ بندی اور اختلافات کا تجزیہ کیا۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ......

برصغیر میں مقاصد شریعت پر گہری نظر رکھنے اور احکامات دین کے فلسفہ علل و اسباب پر غور کرنے کی جو مہارت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کو حاصل تھی' وہ کسی اور کو نہ مل سکی۔ برصغیر کے مختلف مذہبی گروہوں اور فقہی مسالک کو ہم آہنگ کرنے کے لیے شاہ صاحب کی مساعی اور جدوجہد بے مثال اور شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ جس اخلاص اور رواداری سے اسے حل کرنے کی کوشش کی' اللہ تعالیٰ نے اس کے صلہ میں انہیں بے حد مقبولیت عطا فرمائی اور متفقہ طور پر ''حکیم'' کا لقب عطا کیا گیا۔

تمام مکاتب فکر کے نزدیک وہ قابل احترام لائق تحسین ہیں۔ وہ غلو سے کوسوں دور ہیں۔ کسی کے لیے شخصی طور پر تعصب کو پسند نہیں کرتے۔ انہوں نے اپنی تالیفات میں گروہ بندی اور فقہی مسالک کے وجود میں آنے کا فکری اور تاریخی بے لاگ تجزیہ کیا۔ یہ ان کی تالیفات کا مرکزی موضوع ہے۔ ''تفہیمات' حجۃ اللہ البالغۃ' البلاغ المبین' عقد الجید' الانصاف فی بیان سبب الاختلاف اسی نہج کے علمی شاہکار ہیں۔

تاریخی تجزیہ......

پہلی صدی سے چوتھی صدی تک لوگوں کے مسائل کی دریافت کا طریقہ کار کیا تھا۔ شاہ فرماتے ہیں:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واذا وقعت لهم واقعة استفتوا فيها ای مفت وجدوا من

غير تعيين مذهب وكان من خبر الخاصة انه كان اهل

الحديث منهم يشتغلون بالحديث (حجۃ اللہ البالغہ ۱/۱۲۲)

اسی مفہوم کو دوسرے مقام پر اس طرح واضح فرماتے ہیں:

واعلم أن الناس كانوا قبل المائة الرابعة غير مجمعين

على التقليد الخالص لمذهب واحد بعينه (حجۃ اللہ البالغہ ۱/۱۲۲)

لوگ چوتھی صدی سے قبل کسی خاص شخص کی تقلید پر جمع نہیں تھے۔ دوسری صدی تک ائمہ حدیث کا اثر غالب تھا۔ عوام اسی مسلک کے پابند تھے۔ تیسری اور چوتھی صدی میں اس کے ساتھ تقلید کی آمیزش ہونے لگی۔ یہ تقلید از قسم جمود نہ تھی۔ اس کا انداز تلمذ اور درس و تدریس کے اثرات سے زیادہ نہ تھا' عقیدت تھی، مکمل عصبیت نہ تھی۔ علم کم ہو رہا تھا۔ حفظ و ضبط سے لوگ گھبراتے تھے اور مشہور ائمہ کی آراء اور اجتہادات پر عمل روز بروز بڑھ رہا تھا۔ چوتھی صدی کے آخر میں تقلید کی رسم عام ہو گئی' جمود اور عصبیت کے آثار پیدا ہو گئے۔

دور تعطل ......

غرض پانچویں اور چھٹی صدی میں عصبیت اور جمود کے بادل اور بھی گہرے ہو گئے اور محققین کی شدید قلت محسوس ہونے لگی۔ قریباً آٹھویں صدی تک یہ سلسلہ بڑھتا گیا اور جمود کا مرض چھا گیا۔ اہل حق ضرور موجود تھے' لیکن ان کی آواز کو غیر وقیع کر دیا گیا۔ ان کی کاوشیں نہاں خانوں کی نذر ہو گئیں۔ اگر کہیں موقعہ ملا تو بعض کتابیں نذر آتش کر دی گئیں' قید کیا گیا' کوڑے لگائے گئے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ' امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کے مقلدین بھی ان کی تعلیمات کو تقلید و جمود کی طرف لے گئے۔ اب یہ اصطلاحات اور مذہبی نسبتیں اس قدر پختہ عام اور مروج ہو گئیں کہ اہل حدیث کی فکر وقتی طور پر پس منظر میں چلی گئی۔ تقلیدی دعوت نے نظام درہم برہم کر دیا اور اکابر محدثین بھی کسی نہ کسی طرح ان نسبتوں کو ملحق کرنے پر مجبور ہو گئے۔ حالانکہ ان کی فکر اہل حدیث کی فکر تھی' یہ فقہی نسبت محض مکتب اور استاذ کی تھی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ردِ عمل ......

آٹھویں صدی کے پس وپیش کچھ تیز اور تند آوازیں اس جمود کے خلاف اٹھیں۔ بعض مجدّدین نے اربابِ جمود کے ساتھ حکومت وقت کو بھی جھنجھوڑ کر رکھ دیا' جو اپنی سیاسی مصالح کی بناء پر ان حضرات کی ہاں میں ہاں ملا دیتے تھے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ' حافظ ابن القیم' علامہ ابن دقیق العید رحمہم اللہ علیہم ان بزرگوں نے جامد فضا میں ارتعاش پیدا کر دیا اور اصلاح کے ہمہ گیر پروگرام کی طرف متوجہ کر دیا۔ علمی میدانوں اور سیاسی ایوانوں میں بیک وقت شیخ الاسلام کی یہ آواز گونجی:

ومن اهل السنة مذهب معروف قبل ان يخلق الله أبا حنيفة وما لكاً والشافعي وأحمد فانه مذهب الصحابة تلقوه عن نبيهم ومن خالف ذلك كان مبتدعاً عند اهل السنه والجماعة (منہاج السنۃ ۲/۲۵۲)

اہل سنت کا ایک مسلک' آئمہ اربعہ کی پیدائش سے بھی قبل دنیا میں موجود تھا۔ وہ صحابہ کرام کا مذہب تھا جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا' جو اس کے خلاف ہو وہ بدعتی ہے۔ پھر اس فکر کو مزید اجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فهم (اهل الحديث) في الاسلام كاهل الاسلام في الملل يؤمنون بكل رسول وبكل كتاب لا يفرقون بين احد من رسل الله ولم يكونو من الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا

(منہاج السنۃ ۲/۷۹' نقض المنطق: ۳۳)

اہل حدیث اسلامی ممالک میں ایسے ہیں جیسے اسلام تمام مذاہب میں ہر رسول اور ہر کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور تفریق نہیں کرتے۔

اسی آٹھویں صدی میں امام ذہبی (المتوفی ۷۴۸ھ)' حافظ ابن دقیق العید (المتوفی ۷۰۲ھ)' شیخ تقی الدین بن عبدالہادی (المتوفی ۷۴۴ھ)' علامہ تاج الدین سبکی (المتوفی ۷۷۱ھ) جیسے رجال کار پیدا ہوئے۔ جنہوں نے فکری جمود کو توڑ کر اتباع کتاب وسنت کی راہ ہموار کی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی آٹھویں صدی میں حافظ ابوالفداء اسماعیل بن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی مشہور تفسیر لکھی جو منہج محدثین اور فکر اہل سنت کی ترجمان تھی۔

نویں صدی ہجری﴾......

پھر نویں صدی ہجری میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ میدان عمل میں اُترے جنہوں نے الجامع الصحیح البخاری کی شہرہ آفاق شرح فتح الباری لکھ کر افکار کے رُخ اور سوچ کے زاویے بدل دیئے۔ علمی دنیا میں انقلاب بپا کر دیا۔ منہج محدثین کو اجاگر کر کے بخاری کی روح کو ٹھنڈا کر دیا۔ لوگ کہنے پر مجبور ہو گئے "لا ہجرۃ بعد الفتح" اب جامع بخاری کی شروحات کا باب بند ہو چکا۔ اس کی مقبولیت کے تداول کا یہ عالم کہ بڑے بڑے لوگ نئی راہ نکالنے کی بجائے اس کی نقل کرنے پر مجبور ہو گئے۔ پھر اسی صدی میں علامہ مجد الدین فیروز آبادی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۲۶ھ)، حافظ ولی الدین ابن العراقی (المتوفی ۸۲۶ھ)، حافظ نور الداین الھیثمی (المتوفی ۸۰۷) نے منہج محدثین کو زندہ کرنے کے لیے تالیفات کی بھرمار کر دی۔ رجال، سیر صحابہ شروحات حدیث کا اس قدر ذخیرہ چھوڑا کہ منہج محدثین نے دیگر افکار کو مات کر دیا۔

دسویں صدی ہجری﴾......

شیخ الاسلام زین الدین زکریا بن انصاری رحمہ اللہ (المتوفی ۹۱۰ھ) نے کتاب الصحابہ، کتاب التابعین، کتاب اتباع التابعین جیسی کتب لکھیں۔ ادھر سلطان محمود بن محمد گجراتی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۴۵ھ) جن کے پاس اہل حدیث کا عام آنا جانا تھا، ان کے اثر ورسوخ کی وجہ سے اس علاقے میں حدیث کا رواج عام ہوا۔ حتیٰ کہ اس علاقے کو یمن کے علاقے سے بہت مشابہت دی جاتی تھی (نزھۃ الخواطر) اسی صدی میں حافظ جلال الدین سیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)، حافظ شمس الدین سخاوی (المتوفی ۹۰۲ھ) اور علامہ محمد طاہر پٹنی (المتوفی ۹۸۶ھ) رحہم اللہ علیہم جیسے حدیث وسنت کے علمبردار پیدا ہوئے۔

گیارھویں صدی﴾......

گیارھویں صدی میں نجم الدین ابن غزی (المتوفی ۱۰۶۱ھ)، تاج الدین ابن اسماعیل الکجراتی (المتوفی ۱۰۰۷) رحمہ اللہم جو مکمل صحاح ستہ کے حافظ تھے، جیسے باکمال حدیث وسنت کے ترجمان میدان عمل میں اترے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارھویں صدی﴾......

بارھویں صدی میں شیخ محمد فاخر الہ آبادی رحمہ اللہ نے عمل بالحدیث کی صدا بلند کی جس کی پاداش میں انہیں قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ ادھر امام الہند شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے فقہی جمود توڑنے کے لیے ترجمہ قرآن کی طرح ڈالی اور برصغیر میں پہلی مرتبہ قرآن کا فارسی ترجمہ کیا۔ اشاعت حدیث کا مشن جاری کیا۔ ان کی اولاد واحفاد نے اس مشن کی آبیاری کی' پھر ابوالحسن علی سندھی (المتوفی ۱۱۳۶' جن کے صحاح ستہ اور مسند احمد پر حاشیے مشہور ہیں) اور علامہ محمد حیات سندھی (المتوفی ۱۱۳۶ھ) جیسے عاملین حدیث منظر عام پر آئے۔

تیرھویں صدی﴾......

تیرھویں صدی میں محدّث محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۵۰ھ)' شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی' امام مجاہدین شاہ اسماعیل شہید' امام الدعوۃ شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہم اللہ نے اشاعت حدیث وسنت کے مشترکہ مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے مختلف محاذوں سے بھرپور جدوجہد کی۔

چودھویں صدی﴾......

چودھویں صدی میں ولی اللہی مسند کے جانشین اور فکر اہل حدیث کے وارث وامین شیخ الکل میاں سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ' قافلہ حدیث کے حدی خوان تھے۔ پچاس برس سے زیادہ ایک جگہ پر بیٹھ کر حدیث کا درس دیا۔ جن کا فیض عرب وعجم میں پھیلا۔ دنیا میں علم حدیث والے زیادہ تر ان کے شاگرد یا شاگردوں کے شاگرد ہیں۔ اب یہ بہار پورے گلشن پر چھا گئی' گھٹن اور تلخیوں کے بادل چھٹ گئے۔ ہر طرف قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

گیا دور کہ اکیلا تھا انجمن میں
یہاں اب میرے رازداں اور بھی ہیں

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تقدیم

(قرآن کی روشنی میں)

دین اسلام کی اساس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و اتباع کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے اور ان کو آئینی اور قانونی حیثیت سے منوانے کے لیے قرآن مجید میں دو انداز اختیار کیے گئے ہیں۔

۱۔ ایک انداز وہ ہے جس میں اطاعت رسول اور اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ مثلاً:

﴿قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (آل عمران:۳۲)

''ان سے کہو کہ اللہ اور رسول کی اطاعت قبول کر لو پھر اگر وہ تمہاری دعوت قبول نہ کریں تو یقیناً یہ ممکن نہیں کہ اللہ ایسے لوگوں سے محبت کرے' جو اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت سے انکار کرتے ہوں۔

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد:۳۳)

اسی مضمون کی آیات النساء:۸۰، ۶۹' الاحزاب:۷۱' آل عمران:۱۳۲، ۳۱' الفتح ۱۷ میں' موجود ہیں۔

۲۔ دوسرا انداز جس میں اللہ کے رسول ﷺ کے اقوال کو دیگر اقوال آراء پر مقدم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تنازع اور تقابل کے وقت پیغمبر ﷺ کے فرمان کو تسلیم کر کے دیگر آراء کو ترک کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس میں مداہنت کرنے والوں کو وعید سنائی گئی۔

موضوع سے متعلق یہی آیات درج کرتا ہیں کیونکہ اطاعت و اتباع کا دعویٰ تو ہر شخص کر سکتا ہے۔ اصل امتحان یہ ہے کہ فرمان پیغمبر کی موجودگی میں تمام اقوال کو نظر انداز کر دیا جائے' یہی عین ایمان ہے اور منہج اہل حدیث کا یہی امتیاز ہے۔

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب:٣٦)

”کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول ﷺ کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر اسے اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔“

اس آیت کی رو سے کسی مسلمان فرد، قوم، ادارے، پارلیمنٹ یا ریاست کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جس معاملے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے کوئی حکم ثابت ہو اس میں وہ خود اپنی آزادی رائے استعمال کرے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (الحجرات:١)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے آگے بڑھ کر نہ چلو۔ پیچھے چلو، مقدم نہ بنو تابع بن کر رہو۔ یہ ارشاد سورۃ احزاب ۳۶ کی آیت سے ایک قدم آگے ہے۔ وہاں فرمایا گیا تھا کہ جس معاملہ کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسول نے کر دیا ہے، اس کے بارے میں کسی مومن کو کوئی الگ فیصلہ کرنے کا اختیار باقی نہیں رہتا۔ اور یہاں فرمایا گیا ہے کہ اہل ایمان کو اپنے معاملات میں پیش قدمی کر کے خود فیصلے نہیں کر لینے چاہئیں، بلکہ دیکھنا چاہیے کہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت میں اس کے متعلق کیا ہدایات ملتی ہیں، درحقیقت یہ اسلامی آئین کی بنیادی دفعہ ہے۔

مولانا سید مودودی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

”اولین ماخذ قانون خدا کی کتاب ہے اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی سنت۔ پوری اُمت کا اجماع تک ان دونوں کے خلاف یا ان سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ کجا کہ افراد اور اُمت کا قیاس واجتہاد۔“ (تفہیم القرآن:۵/۷۱)

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

(النساء:٦٥)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''نہیں اے محمدﷺ! تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں' پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو' اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ محسوس کریں' بلکہ سربسر تسلیم کر لیں۔''

رسول کے آنے کی غرض یہی ہوتی ہے کہ زندگی کا جو قانون وہ لے کر آیا ہے' تمام قوانین کو چھوڑ کر صرف انہی پر عمل کیا جائے۔ اگر کسی نے ایسا نہ کیا تو پھر اس کا محض رسول کو رسول مان لینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اس آیت کا حکم صرف حضور کی زندگی تک محدود نہیں ہے' بلکہ قیامت تک کے لیے ہے۔

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (النساء:۵۹)

''پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔''

مسلمانوں کے درمیان یا حکومت اور رعایا کے درمیان جس مسئلہ میں بھی نزاع واقع ہو گی' اس میں فیصلہ کے لیے قرآن وسنت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ جو فیصلہ وہاں سے حاصل ہو گا' اس کے سامنے سب سر تسلیم خم کر دیں گے۔

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ (النساء:۱۱۵)

''اور جو شخص رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے دراں حالیکہ اس پر راہِ راست واضح ہو چکی ہو تو اس کو ہم اسی طرف چلائیں گے' جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔''

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں مؤمنین سے مراد صحابہ کرام ہیں۔ان آیات کے نزول کے وقت جن کے سوا کوئی گروہ مومنین کا موجود نہ تھا کہ وہ مراد ہوں۔جن کو صاحب وحی نے خود اپنے ہاتھوں سے گھڑا اور من من کر تراش تراش کر ربع صدی میں ان کو تیار کیا اور اس کے عین مطابق وحی ہونے کی خوب خوب تسلی کی اور بعد میں آنے والوں کو کرائی اور قیامت تک آنے والوں کو اسے پیمانہ تسلیم کرنے کی تاکید فرمائی۔ما انا علیہ وأصحابی۔(ترمذی:رقم ۲۵۶۵)

اس کا مجموعی تسلسل پھر تابعین اور اتباع تابعین رہے۔ان تینوں نسلوں کو سلف کہا جاتا ہے۔اس لیے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت اور غیر سبیل المؤمنین کا اتباع دونوں حقیقت میں ایک ہی چیز کا نام ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

"من كان منكم مستنا فليستن بمن قدمات فان الحيّ لا تؤمن عليه الفتنة أولئك أصحاب محمد ﷺ كانوا أفضل هذه الأمة ابرها قلوبا وأعمقها علما؟ واقلها تكلفًا قوم إختارهم الله لصحبة نبيه وإقامة دينه فاعرفو لهم فضلهم واتبعوهم في أثارهم وتمسكوا بما استطعتم من أخلاقهم ودينهم فانهم كانوا على الهدى المستقيم" (شرح العقیدۃ الطحاویۃ ۲/ ۵۸۱۔تحقیق دکتور عبداللہ اثری)

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ﴾ (البقرۃ:۱۳۷)

پھر اگر وہ اسی طرح ایمان لائیں، جس طرح تم لائے ہو تو ہدایت پر ہیں اور اگر اس سے منہ پھیریں تو کھلی بات ہے کہ وہ ہٹ دھری میں پڑ گئے ہیں۔

﴿وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ﴾ (لقمان:۱۵)

﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ﴾ (التوبۃ:۱۰۰)

"اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں‘ اللہ ان سب سے راضی ہوا۔‘‘

کیا یہ بات بے انتہا قابل توجہ نہیں کہ تاریخ اسلام میں ایک پوری نسل کا نام تابعین رکھ دیا جاتا ہے اور قیامت تک ہم ان کو اسی نام سے یاد کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد کی نسل کو تبع تابعین کہتے ہیں‘ کیا اپنے دین کی فطرت اور مزاج کو سمجھنے کے لیے یہ ایک بہت کافی بنیاد نہیں؟‘‘

﴿إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (النور:۵۱:۲۴)

’’ایمان لانے والوں کا کام تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں تا کہ رسول ان کے مقدمے کا فیصلہ کرے تو وہ کہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔‘‘

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورِ خلافت راشدہ میں استنباط کا طریقہ کار

امام سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وأخرج ابوالقاسم البغوی عن میمون بن مهران قال كان ابوبكر رضی الله عنه اذ ورد علیه الخصم نظر فی كتاب الله فان وجد فيه ما يقضی بينهم قضیٰ به وان لم يكن فی الكتاب وعلم من رسول الله فی ذلك الامر سنة قضی به (تاریخ الخلفاء سیوطی/ ۴۸۔ سنن دارمی: ۱/ ۵۳۔ رقم: ۱۶۳)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب کوئی مقدمہ آتا تو وہ کتاب اللہ میں غور وفکر کرتے۔ اگر اس کا حل موجود ہوتا تو اس کے مطابق فیصلہ کرتے۔ اگر کتاب اللہ میں نہ پاتے تو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہوتا تو اس کے مطابق فیصلہ کر دیتے اور اگر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول ان کی علم میں نہ ہوتا تو مسلمانوں سے مخاطب ہو کر پوچھتے کہ یہ مسئلہ درپیش ہے۔ کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کا علم ہو۔ بعض مرتبہ ایک ہی واقعہ سے متعلق متعدد صحابہ کرام کا اتفاق ہو جاتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے الحمد للہ ہم میں حدیث کو محفوظ رکھنے والے اور علم رکھنے والے موجود ہیں۔ اگر سنت رسول کا علم نہ ہوتا تو اصحابِ علم و فضل سے مشورہ کے بعد ایک اجتماعی رائے پر اتفاق ہو جاتا تو اس کے مطابق فیصلہ کرتے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ بننے کے بعد اپنے پہلے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

ايها الناس إنما أنا متبع ولست بمبتدع۔ (تاریخ الخلفاء سیوطی: ۶۰)

اے لوگو! میں سنت کا تابع ہوں۔ اپنی طرف سے شریعت ایجاد کرنے والا نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اہم اور اجتماعی اختلاف انتخاب خلیفہ پر ہوا۔ انصار نے کہا ''منا أمير و منكم أمير'' یعنی ہمارا خلیفہ ہم میں سے ہوگا اور مہاجروں کا ان میں سے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث ''الأئمة من قريش'' سنائی کہ خلیفہ قریشی ہونا چاہیے۔

فلما سمعوا حديث الائمة من قريش رجعوا عن ذلك واذعنوا (فتح الباری: ۳۶۵۔ ۱۶)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے ہی لوگوں نے حدیث مذکور سنی' اپنے ارادوں سے باز آ گئے اور گردنیں جھکا لیں۔ حالانکہ اس سے قبل انصار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا خلیفہ نامزد کر چکے تھے۔ لیکن حدیث ملنے کے بعد اپنی قبائلی روایات' نسبی تعلق' خاندانی تعصب اور معاشرتی رویوں کو پس پشت ڈال کر سر تسلیم خم کر دیا۔

حدیث رسول ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنے موقف سے رجوع

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جدّہ (دادی) نے آ کر وراثت سے اپنا حصہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا:

"مالك في كتاب الله شيء" میرے علم کے مطابق کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی رو سے تمہارا حصہ نہیں۔ پھر صحابہ کرام سے دریافت کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے جدّہ کو چھٹا حصہ دیا اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی تائید کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے موقف سے رجوع کر کے اسی حدیث کے مطابق فیصلہ فرمایا۔ (سنن ابی داؤد' کتاب الفرائض' باب فی الجدّہ)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنے اجتہاد سے رجوع

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ کا بھی یہی معمول تھا۔ البتہ وہ کتاب و سنت کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو بھی مدنظر رکھتے۔ (سنن دارمی ۱/۵۵۔ رقم:۱۶۹)

عن الامام الشافعي قال' قال لي قائل دلّني على أنّ عُمر رضي الله عنه عمل شيئا ثم صار الى غيره لخبر نبوي قلت له حدثنا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب أن عمر كان يقول الديه للعاقلة ولاترث المرءة من دية زوجها شيئا حتى أخبره الضحاك بن سفيان أن رسول اللهﷺ كتب إليه أن يورث إمرءة اشيم الضبابي عن ديته فرجع إليه عمر۔

(الرسالة ۴۲۶۔ ۴۲۷ الام ۶/ ۷۷)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی نے مجھ سے سوال کیا کہ کوئی ایسا فیصلہ بتائیے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے اس پر عمل کیا ہو' پھر حدیث نبوی ﷺ مل جانے پر اس سے رجوع کیا ہو تو میں نے جواب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا جی ہاں ایسا ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے: عورت خاوند کی دیت سے وارث نہ ہوگی۔ وراثت کے حقدار میت کے عصبات ہیں۔ یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نوشتہ موجود ہے کہ آپ نے اشیم الضبابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مارے جانے کے بعد ان کی دیت سے عورت کو حصہ دیا۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے موقف سے رجوع کر کے سنت کے مطابق فتویٰ دیا۔

سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال تھا کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ عورت جہاں چاہے عدت گزارے۔ آخر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش ہوئی تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن فریعہ بنت مالک نے اپنا واقعہ سنایا کہ میرا شوہر مارا گیا تھا تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "میں عدت کہاں گزاروں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "شوہر کے گھر پر" اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کے مطابق فیصلہ دیا۔ (الموطا امام مالک ۲/۔۳۱ کتاب الطلاق)

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مرتد لوگ لائے گئے۔ آپ نے ان لوگوں کو آگ میں زندہ جلانے کا حکم دیا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سنا تو یہ حدیث پیش کی:

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بدّل دینه فاقتلوه "ارشاد نبوی ہے کہ مرتدین کو تلوار سے قتل کرنا چاہیے۔"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر فرمایا "صدق ابن عباس رضی الله تعالٰی" ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درست کہا۔ (صحیح البخاری ارواء الغلیل: ۲۴۷۱)

اس طرح کے متعدد واقعات صحابہ کرام سے منقول ہیں۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ائمہ اربعہ اور منہج اہل حدیث

ائمہ اربعہ منہج اہل سنت اور منہج محدثین کے پیروکار اور اس پرسختی سے کاربند تھے۔ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کو دیگر آراء پر مقدم کرنے کے قائل تھے۔ ان کے اجتہادات تفہیم کے لیے تھے تقدیم کے لیے نہیں۔ اور یہ ان کا اجتہادی حق تھا اگرچہ وہ خطا بھی کریں۔ کیونکہ شارع علیہ السلام نے ان کو یہ حق دیا ہے۔ جس پیغمبر نے ان کو یہ اعزاز بخشا کہ وہ خطا پر بھی ثواب کے مستحق ہیں وہ اس ہستی کے فرامین و ارشادات پر اپنے اقوال کیسے مقدم کر سکتے تھے؟

ائمہ اربعہ رحمہم اللہ میں سے ہر ایک کے اقوال منقول ہیں کہ انہوں نے اپنے مقلدین کو خبردار کیا کہ ہمارے اقوال حدیث کے مقابل مت پیش کریں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ......

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

اذا صح الحدیث فھو مذھبی (رسم المفتی ۱/۴۴ من مجموعہ رسائل ابن عابدین۔ کما ذکرہ الالبانی رحمہ اللہ)

''صحیح حدیث میرا مذہب ہے۔''

حرام علی من لم یعرف دلیلی أن یفتی بکلامی (الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الائمۃ الفقہاء/ ۲۶۷)

''حرام ہے میرے قول پر فتویٰ دینا اس شخص کے لیے جو میرے استدلال کی دلیل سے ناواقف ہے۔''

ویحك یا یعقوب! (وھو ابو یوسف) لا تکتب کل ما تسمع منی فانی قد أری الرأی الیوم وأترکہ غدا وأری الرأی غدا وأترکہ بعد غد (التاریخ لابن معین: ۲/۷۷/۱)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: یہ قول امام زفر رحمۃ اللہ سے بسند صحیح ثابت ہے۔

امام ابوحنیفہ نے قاضی ابو یوسف کو مخاطب کر کے فرمایا اے یعقوب! جو کچھ مجھ سے سنو اسے فوراً مت لکھو کیونکہ آج میں کوئی رائے قائم کرتا ہوں تو کل اسے ترک کر دیتا ہوں۔ کل ایک موقف اختیار کرتا ہوں تو پرسوں اس سے رجوع کر لیتا ہوں۔

واذا قلت قولا یخالف کتاب اللہ تعالی وخبر الرسول فاترکوا قولی (الفلانی فی الایقاظ:٥٠)

''جب میرا کوئی قول کتاب اللہ اور حدیث رسول ﷺ کے خلاف ہو تو میرا قول چھوڑ دو۔''

امام مالک رحمہ اللہ......

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا:

إنما انا بشر أخطی وأصیب فانظروا فی رأیي فکل ما وافق الکتاب و السنة فخذوه وکل مالم یوافق الکتاب والسنة فاترکوه (الجامع لابن عبدالبر ٢/٣٢)

''میں بشر ہوں' خطا اور صواب دونوں کا صدور مجھ سے ممکن ہیں۔ میری رائے کو پرکھو۔ جو کتاب وسنت کے موافق ہو اسے اپنا لو اور جو کتاب وسنت کے موافق نہ ہو اسے چھوڑ دو۔''

ابن وہب کہتے ہیں کہ امام مالک سے سوال کیا گیا کہ وضو کے دوران پاؤں کی انگلیوں کا خلال ضروری ہے۔ فرمانا لگے ''لیس ذلك علی الناس'' اس کی پابندی لوگوں کے لیے ضروری نہیں۔ چنانچہ میں نے بھی خلال کرنا چھوڑ دیا اور لوگوں میں اس کی اہمیت کم ہوگئی۔ پھر میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے عرض کی کہ مجھے اس بارہ میں حدیث ملی ہے۔ فرمانے لگے بتاؤ۔ میں نے باسند حدیث پیش کی:

((عن المستورد بن شداد القرشي قال: رأیت رسول

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللطف ﷺ يدلك بخنصره ما بين أصابع رجليه))

امام مالک نے حدیث سن کر فرمایا:

إن هذه الحديث حسن او ما سمعت به قط الا الساعة

یہ حدیث درست ہے۔ آج سے قبل میں نے یہ کبھی نہیں سنی۔ ابن وہب کہتے ہیں کہ اس کے بعد امام مالک خلال کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔ (مقدمۃ الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم/۳۱، ۳۲، البیہقی فی السنن ۱/۸۱)

خلیفہ ہارون رشید نے امام مالک رحمہ اللہ سے مشورہ کیا کہ میں آپ کے موطا کو حکومت کے آرڈر سے عدالت اور قانون کے طور پر نافذ کرنا چاہتا ہوں۔ تو امام مالک رحمہ اللہ نے سختی سے منع کر دیا۔ (مجموع فتاویٰ۔ الشیخ ۶/۳۲۸)

علامہ ابن البر رحمہ اللہ نے جامع بیان العلم میں خلیفہ منصور اور امام مالک رحمہ اللہ علیہم کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

وهذا غاية في الانصاف لمن فهم (۱/۱۳۲)

ایک فہیم کی نظر میں امام مالک رحمہ اللہ کا ارشاد انتہائی منصفانہ ہے۔

الامام الشافعی رحمہ اللہ......

امام شافعی رحمہ اللہ کے اس بارہ میں اقوال بہت زیادہ ہیں۔

قال الامام احمد كان أحسن أمر الشافعي عندي انه
كان اذا سمع الخبر يعني الحديث لم يكن عنده قال به
وترك قوله (البیہقی فی المدخل:۲۵۱)

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا احسن انداز میرے نزدیک یہ تھا کہ جب انہیں کوئی ایسی حدیث ملتی جو پہلے ان کے علم میں نہ ہوتی' تو وہ اس پر کاربند ہوتے اور اپنی رائے ترک کر دیتے۔

اذا رأيتموني أقول قولا قد صح عن النبي ﷺ خلافه'
فاعلموا أن عقلي قد ذهب (رواہ ابن ابی حاتم فی آداب الشافعی/۹۳)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تم میرا کوئی قول' صحیح حدیث رسول ﷺ کے خلاف پاؤ تو سمجھ لو کہ میری عقل قائم نہیں۔

كل مسألة صح فيها الخبر عن رسول اللهﷺ عند أهل

النقل بخلاف ما قلت؟ فأنا راجع عنها في حياتي وبعد مماتي

(اعلام الموقعین ۲/۳۶۳۔ ابونعیم فی الحلیہ ۹/۱۰۷)

کسی مسئلہ میں بھی اگر میرا قول' صحیح حدیث رسول ﷺ کے خلاف پاؤ تو میں برملا اعلان کرتا ہوں کہ زندگی میں بھی اس سے رجوع کرتا ہوں اور مرنے کے بعد بھی میرا رجوع تصور ہو۔

الامام احمد رحمہ اللہ......

امام احمد تو سنت کے تمسک اور جمع کرنے میں تمام ائمہ سے زیادہ اہتمام کرنے والے تھے۔ اسی لیے شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے ان کے بارے میں لکھا ہے:

كان كلامه وعلمه في هذا الباب أكثر من غيره فصار

اماما في السنة أظهر من غيره۔ (مجموع فتاوی الشیخ ۳/۱۷۰)

امام فرماتے ہیں:

لا تقلدني ولا تقلد مالكا ولا الشافعي ولا الاوزاعي ولا

الثوري وخذ من حيث أخذوا۔ (الفلانی فی الایقاظ:۱۱۳)

''نہ میری تقلید کرو' نہ مالک اور شافعی رحمہ اللہم کی۔ اسی طرح نہ اوزاعی اور ثوری کی تقلید کرو اور استنباط احکام وہاں سے کرو جہاں سے وہ کرتے تھے۔''

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ائمہ مجتہدین کا طریقہ استنباط

ان اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ خود ائمہ اربعہ اور دوسرے ائمہ مجتہدین کتاب وسنت کو ماخذ سمجھ کر ان کی طرف رجوع کرتے رہے اور وہ خود اس بات کے معترف تھے کہ ان کے اجتہادات وقتی اور احوال و ظروف کی مناسبت سے ہیں اور وہ اسی قسم کے اذہان اور احوال کے لیے سازگار ہیں' جن کے لیے ان کی تخلیق ہوئی۔ بعد میں آنے والے حالات اس کے متقاضی نہیں کہ ان پر عمل کیا جائے۔ بلکہ ان کی زندگی میں بھی متعدد مثالیں موجود ہیں کہ ان ائمہ کرام نے درست موقف ملنے پر اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔

قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ کا اپنے موقف سے رجوع ......

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ائمہ اربعہ نے لوگوں کو اپنی تقلید سے منع کیا کہ ہماری ہر رائے قابل تقلید نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ میری ذاتی رائے ہے۔ جو شخص میری رائے سے بہتر لائے گا' ہم اسے قبول کریں گے۔

اسی بنیاد پر قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ اور مالک رحمۃ اللہ کا مکالمہ ملاحظہ ہو:

ولهذا لما اجتمع أفضل أصحابه بمالك فسأله عن مسألة الصاع وصدقة الخضروات ومسألة الأجناس فاخبره مالك بما تدل عليه السنة في ذلك فقال رجعت الى قولك يا أبا عبدالله ولو رأى صاحبي بما رأيت لرجع الى قولك كما رجعت (فتاوى ابن تیمیہ ۲۰/۲۱۰)

قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ جمع ہوئے تو قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ سے صدقہ فطر میں صاع کی مقدار' سبزیوں کی زکوٰۃ اور اجناس کے بارے میں سوال کیا۔ تو امام مالک رحمہ اللہ نے انہیں سنت رسول ﷺ سے آگاہ کیا تو قاضی ابو یوسف نے سنت رسول ﷺ کا علم ہوتے ہی اپنے سابقہ موقف سے رجوع کر لیا اور فرمانے لگے کہ اگر میرے استاذ (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ) کو میری طرح سنت کا علم ہو جاتا تو یقیناً وہ بھی میری طرح اپنے موقف سے رجوع کر لیتے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برصغیر کے علماء احناف کا رجوع......

برصغیر میں احناف کی اکثریت ہے۔ بطور مثال اسی کو لیجیے فقہ حنفیہ کے بعض مسائل ایسے ہیں جن کو خود علماء احناف نے ترک کر کے امام مالک رحمہ اللہ کے قول پر فتویٰ دیا ہے۔ مثلاً مفقود الخبر کی بیوی کا نکاح۔ اس مسئلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اجتہاد و تقلید کو انہوں نے چھوڑ دیا۔

امام صاحب فرماتے ہیں اگر کسی عورت کا خاوند گم ہو جائے' تلاش بسیار کے باوجود ۹۰ سال تک انتظار کرے۔ ۹۰ سال کے بعد وہ عورت نکاح ثانی کر سکتی ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ مشہور حنفی بزرگ ہیں۔ بریلوی مسلک کے مولانا احمد رضا خان پکے حنفی ہیں۔ انہوں نے فقہ حنفیہ کے اس مسئلہ کو ترک کر کے امام مالک رحمہ اللہ کے فتویٰ پر عمل کرنے کا حکم دیا کہ چار سال بعد مفقود الخبر کی بیوی نکاح ثانی کرے۔ قریبی دور کے جسٹس مولانا کرم شاہ صاحب بھیروی ازہری رحمہ اللہ طلاق ثلاثہ کے مسئلہ پر انہوں نے فقہ حنفیہ کا موقف ترک کر کے حدیث کے مطابق فتویٰ دیا۔ ان کے علاوہ بیسیوں مثالیں موجود ہیں۔

علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ کا موقف......

علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ نے ایک ضخیم جلد میں ائمہ اربعہ میں سے ہر ایک کے مسائل کو جمع کیا ہے۔ جن میں ان کا موقف حدیث صحیح کے مخالف ہے۔ اس کتاب کے آغاز میں وہ لکھتے ہیں:

ان نسبة هذه المسائل الى الائمة المجتهدين حرام وأنه
يجب على الفقهاء المقلدين لهم معرفتها لئلا يعزوها إليهم
فيكذبوا عليهم (الفلانی فی الایقاظ:۹۹)

ان مسائل کی نسبت ائمہ مجتہدین کی طرف کرنا حرام ہے۔ ان کے مقلدین فقہاء پر اس کی معرفت ضروری ہے۔ تاکہ وہ ان اقوال کی نسبت ائمہ کی طرف کر کے ان پر کذب بیانی اور بہتان کے مرتکب نہ ہوں۔

امام شعرانی اور فقہ حنفی کا دفاع......

آخر میں مولانا عبدالحیٔ لکھنوی رحمہ اللہ کا حوالہ ملاحظہ فرمایئے جو انہوں نے امام عبدالوہاب شعرانی کی نسبت سے لکھا ہے:

وفي الميزان لعبد الوهاب الشعراني۔ قد أطال الامام

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر الکلام فی تبرئه ابی حنیفة من القیاس بغیر ضرورة ورد علی من نسب الإمام تقدیم القیاس علی النص وفیه ایضا اعتقادنا واعتقاد کل منصف فی ابی حنیفة انه لوعاش حتی دونت احادیث الشریعة وبعد رحیل الحفاظ فی جمعها من البلاد والثغور وظفر بها لاخذ بها وترک کل قیاس کان قاسه وکان القیاس قل فی مذهبه کما قل فی مذهب غیره لکن لما کانت ادلة الشریعة متفرقة فی عصره مع التابعین وتبع التابعین فی المدائن والقریٰ کثرا للقیاس فی مذهبه بالنسبة الی غیره من الائمة ضرورة لعدم وجود النصوص فی تلک المسائل التی قاس فیها بخلاف غیره عن الائمة (النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر ۲۹ للشیخ محمد عبدالحی لکنوی الحنفی)

امام شعرانی لکھتے ہیں کہ امام ابوجعفر نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے دفاع میں طویل گفتگو کی۔ انہیں اس بات سے بری کرنا چاہا کہ وہ بلاضرورت قیاس کرتے تھے اور قیاس کو نص پر مقدم سمجھتے تھے۔

مزید لکھتے ہیں کہ ہمارا اور انصاف پسند حضرات کا اعتقاد امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں یہی ہے کہ اگر حضرت الامام اس دور تک زندہ رہتے جن میں احادیث مدون ہوئیں اور حفاظ حدیث نے دور دراز ممالک اور سرحدی علاقوں کی طرف رحلت علمیہ کے بعد حفاظت حدیث اور جمع وتدوین کی خدمات سرانجام دیں۔ پھر امام صاحب ان مجموعہ احادیث کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو یقیناً وہ احادیث کو اختیار کرتے ہوئے اپنے قیاسات واجتہادات سے دستبردار ہو جاتے اور ان کے مکتب فکر میں بھی دیگر فقہی مذاہب کی طرح قیاس کا عمل دخل کم ہوتا۔

ان کے دور میں تابعین اور تبع تابعین دور دراز کے شہروں اور دیہاتوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ بنابریں احادیث وآثار کے دستیاب نہ ہونے کی بناء پر مجبوراً انہیں قیاس کا سہارا لینا پڑا۔ برعکس دیگر ائمہ کے کہ وہ ذخیرہ احادیث حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو انہیں قیاس سے کم واسطہ پڑا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث کی تعریف

"أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ کا عامل" متبع کتاب وسنت بالذات یا بالواسطہ ہو، بغیر کسی ایک کے تعین کے۔

اس کی تائید قرآن مجید میں ہے:

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾ (نساء ۱۱۵)

"اور جو شخص رسول کی مخالفت پر کمربستہ ہو اور اہل ایمان کی روش کے سوا کسی اور روش پر چلے در آں حالیکہ اس پر راہِ راست واضح ہو چکی ہو تو اس کو ہم اس طرف چلائیں گے جدھر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔"

اس آیت میں تین باتیں معلوم ہوئیں:

۱۔ اللہ کی فرمانبرداری۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت۔

۳۔ مؤمنین کی راہ پر چلنا۔

اسی مفہوم میں تعریف اہل حدیث مضمر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور مؤمنین کی راہ کا اصل مرکز وحی الٰہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ﴾ (اعراف:۳)

دوسری طرف:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر:۷)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہم دین ......

دین کا مصدر بلاشبہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ ہے۔ البتہ کتاب وسنت کا فہم آپ کہاں سے لیتے ہیں' اس میں اختلاف ہے۔ مکاتب اہل سنت دین کے مصدر پر متفق ہوئے' فہم دین کے معاملہ میں بری طرح گتھم گتھا ہیں۔ اختلاف کی اس شدت وعصبیت نے فرقہ واریت کو جنم دیا۔ اس لیے کہ وہ طبقے جو اپنے ذرائع کو جن سے وہ دین کا فہم لیتے ہیں' مستقل بالذات حیثیت دینے لگتے ہیں اور یوں وہ ان کے لیے فہم دیں کے مصدر نہیں بلکہ خود دین ہی کے مصادر بن جاتے ہیں۔

اہل حدیث کے نزدیک دین کے فہم کا مؤثر' مستند اور قابل اعتماد ذریعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل ہے' جس سے اختلاف کی خلیج کو کم کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح وحدت اُمت کا خواب بھی شرمندہ تعبیر ہوسکتا ہے۔

اہل حدیث کا موقف ......

متابعة السلف الصالح في تعاملهم مع كتاب ربهم وسنة نبيه في فهم الدين والعمل به والدعوة إليه وهم اهل السنة والجماعة

''کتاب وسنت پر عمل کرنے میں سلف صالحین کا طور طریقہ اپنانا' اسی طرح فہم دین' عمل اور دعوت میں بھی ان کی طرز اپنانے والے لوگ حقیقتاً اہل السنہ والجماعۃ ہیں۔''

حدیث رسول ﷺ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

((عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما قال رسول الله ﷺ وتفترق أمتي على ثلث وسبعين ملةً كلّهم في النار الا ملة واحدة قال ومن هي يا رسول الله' قال ما أنا عليه وأصحابي))

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور میری یہ اُمت تہتر ملتوں میں بٹے گی۔
سب دوزخی ہوں گے سوائے ایک کے۔سوال کیا وہ ایک کون سی اے
اللہ کے رسول؟ فرمایا جو اس امر پر ہوگی جس پر میں ہوں اور میرے
اصحاب ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں صرف اتنا نہیں فرمایا کہ ما أنا علیه یعنی وہ راستہ اور منہج جس پر میں ہوں، بلکہ اس دور کے لوگوں کے لیے جس میں تفرقہ ہوگا۔فرمایا ''ما أنا علیه وأصحابی'' وہ راستہ اور منہج جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں:

۱۔ صحابہ کا منہج اور صحابہ کا فہم دین بعد والوں کے لیے حجت ہے اور وحی کے استیعاب کی بابت ایک پیمانہ ومقیاس کا درجہ رکھتا ہے۔

۲۔ دوسری بات جو اس حدیث سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ کہ صحابہ کا منہج اور ان کا فہم دین بعد کے ادوار کے لیے باقاعدہ طور پر باقی اور محفوظ بھی رہے گا اور نسل در نسل چلے گا۔

طریق اہل حدیث اور دائرہ کار......

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ طریق اہل حدیث کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ونحن لا نعني بأهل الحديث المقتصرين على سماعه أو كتابته أو روايته بل نعني بهم كل من كان أحق بحفظه ومعرفته وفهمه ظاهراً باطناً واتباعه ظاهراً وباطناً (فتاویٰ شیخ الاسلام ۴/۹۵)

''اہل حدیث سے ہماری مراد وہ لوگ نہیں جو محض سماع حدیث، کتابت حدیث اور روایت تک ہی محدود ہوں، بلکہ ہماری مراد وہ لوگ ہیں جو ظاہر و باطن میں حدیث کے حفظ، اس کی معرفت، اس کے فہم اور اس کی اتباع کے پابند ہوں۔

ایک خیال ذہن میں ابھرتا ہے کہ کتاب وسنت پر عمل اسلام کے تمام فرقے کر رہے ہیں، اہل حدیث کا امتیاز کیا ہے۔شیخ الاسلام رحمہ اللہ اس کا جواب دیتے ہیں:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طائفة ناجية وهم اهل السنة والحديث من هذه الأمة فإنهم يشاركون سائر الأمة فيما عندهم من أمور الرسالة ويمتازون عنهم بما اختصوا به من العلم الموروث عن الرسول فيما يجهله غيرهم أو يكذب به

''نجات یافتہ گروہ جو اہل سنت اہل حدیث کے نام سے موسوم ہے۔ وہ تمام اُمت کے ساتھ امور رسالت میں شریک ہے۔ اور ان کے سب سے ممتاز کرنے والا وصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وراثت میں ملنے والا علم ہے۔ جبکہ دوسرے اس سے جاہل ہیں یا اس کو جھٹلاتے ہیں'' (حوالہ مذکور)

انحراف کرنے والے......

اہل حدیث کے علاوہ جتنے گروہ ہیں یا تو وہ اپنے امام ومقتدیٰ کی طرف منسوب ہیں۔ جس شخصیت کو انہوں نے دوسرے فرقوں میں حد فاصل بنایا ہے۔ یا پھر اس مسئلے کی طرف منسوب ہیں، جس میں انہوں نے اصحابِ حدیث سے اختلاف کیا۔

پہلی قسم کی مثال: شافعی، حنبلی، حنفی اور مالکی ہیں۔

دوسری قسم کی مثال: قدریہ، جبریہ، مرجیہ، معتزلہ ہیں۔

اسی طرح بعض فرقے علاقائی ہیں جو مختلف مکاتب و مدارس اور مقامات کی طرف منسوب ہیں۔ مگر اہل حدیث کی نسبت شخصیت اور مکاتب سے بلند تر ہے۔

اب ایک سوال یہ ہے کہ دوسرے فرقوں کی طرح اہل حدیث بھی تو ایک فرقہ ہے۔ اس سے بھی تو فرقہ بندی پیدا ہوتی ہے۔ شیخ الاسلام امرتسری رحمہ اللہ اس کا جواب دیتے ہیں:

''اہل حدیث بحیثیت نام کے ایک فرقہ کہا جائے تو اور بات ہے، مگر اصول اور عمل کی حیثیت سے یہ کوئی فرقہ بندی نہیں بلکہ وہی ایک گروہ ہے جو تعلیم نبوت سے پیدا ہوا تھا۔ جن کی روش قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی تھی۔ اس فرقے نے اپنے دستور العمل میں کوئی اضافہ کیا نہ سلف صالحین کی روش

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے علیحدگی کی بلکہ بعینہٖ اسی طرح قرآن وحدیث یا یوں کہیے کہ قرآن اور طریقہ نبی علیہ السلام کو صحابہ کی روش پر محفوظ رکھا۔ رہا نام کا سوال کہ اہل حدیث نام کیوں رکھا گیا۔ جب کہ طبقہ اولیٰ نے یہ نام نہ رکھا۔ تو اس کا جواب بہت آسان ہے کہ اہل حدیث کی اصلیت بتلانے کو عملی طریق کا یہ نام ہے۔ دوسرے فرقوں نے اپنی نسبت اپنے اماموں کی طرف کر کے حنفی، شافعی وغیرہ القاب اختیار کیے۔ چونکہ اس فرقہ کی نسبت کسی غیر کی طرف نہ تھی، بلکہ طبقہ اولیٰ کی طرح صرف نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف تھی۔ اس لیے اس نے اپنے طریق عمل کے مطابق اپنا لقب اہل حدیث رکھا جو اس کے طریق عمل کے لحاظ سے بہت موزوں ہے۔ ورنہ اس کا اصولِ دیں جو بنیاد مذہب ہے، وہی ہے جو طبقہ اولیٰ کے مسلمانوں کا تھا، یعنی قرآن و حدیث بطریق سلف صالحین۔"

اہل حدیث گویا ایک تحریک ہے جس نے ہر دور میں ابھرنے والے فتنوں اور پھیلنے والی بدعات ورسومات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ہر فتنہ کے مقابل ان کی سرگرمیوں، جدوجہد اور تگ وتاز کے اعتبار سے انہیں مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

اہل کلام کی فکری قلابازیوں، معتزلہ جھمیہ کے گمراہ کن نظریات، تشیع اور خوارج کے غلو کے خلاف جب انہوں نے آواز اٹھائی اور سنت کی طرف رجوع کی دعوت دی تو انہیں اہل سنت کے نام سے پکارا گیا۔ چوتھی صدی کے آخر میں جب فقہی مکاتب فکر کے نام پر شریعت کو بعض اشخاص و رجال سے وابستہ کر دیا گیا۔ جمود وتقلید کی عصبیت نے حدیث رسول ﷺ سے وابستگی وارفتگی میں کمی کر دی تو اہلحدیث کے لقب سے پکارا گیا۔ جدت اور روشن خیالی کے نام پر بے راہ روی کا رجحان ہوا۔ نئے نئے نظریات جنم لینے لگے، شتر بے مہار آزادی کی رو چل پڑی تو اہل حدیث کو قدامت پسندی کا طعنہ دیا گیا۔

جب لوگ اپنے اسلاف سے رشتہ وتعلق باعث ندامت سمجھنے لگے، شاندار ماضی پر فخر کی روایت متروک ہوگئی تو اہل حدیث نے اسلام کے دورِ اول اور اسلاف کے طرزِ عمل کی طرف رجوع کی تحریک چلائی تو انہیں سلفی کے نام سے پکارا گیا۔ توحید کی عظمت کے پاسبان ہوئے تو موحد کہلانے لگے۔

نامور صحافی اور مشہور اہل قلم جناب اسحاق بھٹی صاحب نے تحریک اہل حدیث کے حسن ورعنائی کو الفاظ کی مالا میں اس طرح پرو دیا ہے:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مسلک اہل حدیث کے قواعد وضوابط اور فروع واصول قرآن وحدیث کے قصر رفیع پر استوار ہیں۔ یہی اس کی روح کی غذا اور یہی اس کے قلب وضمیر کی صدا ہے اور اسی سے اس کے ماننے والوں کی فکر ونظر کی توانائی اور عمل وحرکت کی قوت حاصل کرتے ہیں۔ زمانہ لاکھوں کروڑوں کروٹیں لے چکا ہے اور ہر صبح بے شمار تغیرات کے جلو میں طلوع ہوتی ہے اور ہر شام نئے سے نئے انقلابات کو اپنے دامن پُر رونق میں لپیٹ کر لباس شب زیب تن کرتی ہے' لیکن قرآن کے احکام واوامر اور قواعد اپنی جگہ اٹل ہیں۔ ان کے رنگ وروغن میں وہی سج دھج کارفرما ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل اس کا طرہ امتیاز تھا۔ اس کے حسن زیبائی میں وہی نکھار' وہی رعنائی' وہی دل آویزی ہے جو دورِ نزول میں اس کے ساتھ مختص تھی۔ بلکہ علوم و معارف کی کثرت اور ارتقاء وتقدم کی ہر لحظہ فراوانیوں نے اس میں مزید سامان موعظت پیدا کر دیا ہے۔

اس طرح تحریک اہل حدیث مختلف ادوار واوقات میں مختلف کارنامے سرانجام دیتی رہی ہے اور اس کے بحث واستدلال کے دائرے اور فکر وعمل کی جہات' حالات وظروف کے تقاضوں سے بدلتی رہی ہیں' بلکہ اس کے نام بھی مختلف ہے ہیں۔

کبھی اس تحریک کے علمبرداروں کو "سلف" کے نام سے موسوم کیا گیا۔ کبھی ان کے مکتب فکر کو محدثین اور اصحاب الحدیث کے مدرسہ فکر سے تعبیر کیا گیا' کبھی معتزلہ وشیعہ کے مقابلے میں انہیں اہل سنت کے جامع لقب سے پکارا گیا۔" (میاں فضل حق۔ص:۷۱،۷۸)

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہج اہل حدیث

کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیگر اقوال پر مقدم کرنا......

یہ امر مسلم ہے کہ زمانہ رسالت میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو امر درپیش آتا اس کا فیصلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کرا لیتے اور زمانہ نبوت کے بعد اور دورِ خلافت راشدہ میں جو معاملہ پیش آتا اس کے احکام اور فیصلے کے لیے قرآن اور حدیث کی طرف رجوع کیا جاتا۔ یہ طریقہ مسلمانوں میں عرصہ دراز تک رہا۔ دورِ صحابہ خیر القرون کا یہی طور طریقہ رہا۔ فکر اہل حدیث کی بنیاد بھی یہی ہے کہ اصل نظر کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر مرکوز رہے۔

کتاب و سنت میں اگر کسی مسئلہ یا وقتی حادثہ کے متعلق صراحت موجود نہ ہو تو اس کا فیصلہ محض کسی شخصی رائے کے مطابق نہ ہو یا کسی علاقہ کے علماء اپنے مخصوص افکار اُمت پر نہ ٹھونس دیں' بلکہ اصل مطمع نظر صحابہ اور اسلاف کی وسعت نظر پر ہو۔ جمود اور شخصیت پروری سے اُمت میں تنگی نہ پیدا کی جائے۔ اگر یہ منصب کسی خاص شخص کو عطا کیا جاتا کہ اس کے فہم اور رائے کے آگے سب سر جھکا دیں تو اس کا سب سے زیادہ حقدار خلیفہ وقت ہوتا۔ جسے قرآن مجید میں اولوا الامر کہا گیا ہے۔ اگر یہ حق اولوا الامر کو بھی نہیں دیا گیا تو غیر اولی الامر کو یہ اختیار سونپنا زیادتی ہے۔ جبکہ بعض احباب کی طرف سے اس آیت سے یہ استدلال کر کے عوام کو مغالطہ دیا جاتا ہے کہ اس سے مراد ائمہ اور علماء کی شخصیت پرستی ہے۔

استنباط مسائل کا یہ طریقہ کار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم' تابعین عظام رحمہ اللہم میں رائج تھا۔ جس میں کسی قسم کی گروہ بندی اور مذہبی فرقہ واریت کا امکان نہ تھا۔ سلف کے اس طریقہ استنباط کی وضاحت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اس طرح فرمائی:

''باید دانست کہ سلف در استنباط مسائل و فتاویٰ بر دو وجہ بودند یکے آنکہ قرآن و حدیث و آثار صحابہ جمع میکردند و آنجا استنباط مسائل می نمودند'' (الانصاف:۸۹)

گویا اس منہج میں اتباع سنت کا جذبہ بھی ہے۔ احترام ائمہ کی روایت بھی ہے اور فقہی کاوشوں کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدردانی بھی۔

مشہور مفکر مولانا حنیف ندوی رحمہ اللہ نے اس کی وضاحت یوں فرمائی:

''ہم کسی بھی تاریخی ارتقاء کے منکر نہیں اور زمانے کے ناگزیر تقاضوں کے تحت فقہ وکلام کے سلسلہ میں ہمارے ہاں جلیل القدر علماء اور ائمہ نے جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں' ان میں ذرہ برابر صرف نظر کو ہم جائز تصور نہیں کرتے۔

ہمارے نزدیک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی فکری وآئینی کاوشیں' امام شافعی رحمہ اللہ کے اصول فقہ و حدیث کے معرکے' امام مالک رحمہ اللہ کا اصحاب مدینہ کے تعامل کو دست بردزمانہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لینا اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی جمع حدیث کی وسیع تر کوششیں ہماری تہذیبی انفرادیت کا زندہ ثبوت ہیں۔ ہم حق کو ان سب مدارس فکر دائر وسائر مانتے ہیں۔ لیکن محصور ومنحصر کسی میں بھی نہیں جانتے۔ کیونکہ ہمارے نقطہ نگاہ سے صحت وصواب کی استواریاں غیر مشروط طور پر یہ صرف کتاب اللہ وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں۔''

مدیر ''ایقاظ'' نے منہج اہل حدیث کے توازن اور اعتدال کے حسن کو اس طرح بیان کیا:

''یہ ایک متوازن ترین منہج ہے۔ یکسانیت اور تنوع (Uniformity) کے مابین جو کوئی بہترین توازن ہوسکتا ہے' وہ اس منہج میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ اتباع اور اجتہاد میں جو کوئی بہترین نسبت وتناسب ممکن ہے' وحی وعقل کا جو کوئی بہترین سنگم ہوسکتا ہے' وہ آپ کو منہج سلف اور اصول اہل سنت میں ملتا ہے۔ بیک وقت ایک جانب ابداع (Novelty) اور ابتکار (Creatvity) اور دوسری جانب تسلیم (Submission) اور اذعان (Surrender) اپنی بہترین حالت میں پائے جاتے ہیں اور لطف کی بات یہ ہے کہ آپ سے آپ اور بے ساختہ پائے جاتے ہیں اور دو رأول سے بغیر انقطاع کے پائے جاتے ہیں۔

حیرانی وسرگردانی واقعتاً قوموں کو ناکارہ کر کے رکھ دیا کرتی ہے۔ اس کا سد باب ہمارے دین میں ہم کو منہج سلف کا پابند کر کے باحسن طریق کر دیا گیا ہے۔'' (سہ ماہی ایقاظ: ۲۰۰۴ء)

☆......☆......☆......☆......☆......☆

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہج اہل حدیث کے ثمرات وامتیازات

ا۔ اتحاد کی علامت﴾......

قرآن وسنت تک رسائی اور فہم واستنباط کے لیے کسی مخصوص ادارہ، مخصوص مکتب فکر کی شرط نامناسب ہے۔ دراصل یہ فکرسوچ مغربیت کے افکار سے متاثر ہونے کا نتیجہ ہے، جن کی مقدس اور مذہبی کتب خلط واضطراب کے نتیجہ میں اپنی اصلیت کھو بیٹھیں اور اپنے ماننے والوں کے ہاتھوں تحریف کا شکار ہو گئیں۔ اب ان کے پاس علماء ورہبان کی تعبیرات اور ان کے اقوال کے علاوہ کتب مقدسہ تک رسائی کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ لہٰذا اصل ماخذ کو چھوڑ کر علماء کی تشریحات پر قانع ہو گئے۔ حلت وحرمت جائز وناجائز کے اختیارات ان کو سونپ دیئے۔

دراصل اس کا حل یہ ہے کہ قرآن وسنت کے فہم کے لیے (فہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) ایک ہی مستند ذریعہ اپنایا جائے، جس میں فہم نصوص کے ساتھ حالات واطوار کا ساتھ دینے کی لچک موجود ہو۔ یہ اتحاد اُمت کی علامت ہے۔ نصوص شرعیہ کی فہم وفراست کے لیے متعدد ذرائع اور اسلوب اپنانا جس کا لازمی نتیجہ ہے کہ نتائج مختلف اور متباین ہوں گے۔ اگر سوچ کا زاویہ، فکر کی منزل ایک ہوگی تو اُمت میں اتحاد ہوگا۔

اسی طرح جو لوگ کتاب وسنت کے فہم واستنباط کی بابت خود اپنی یا اپنے بڑوں کی تقلید کی شرط لگاتے ہیں، وہ درحقیقت اُمت کو اپنی شروط پر مجتمع کرنا چاہتے ہیں۔ ہر شخص اگر دوسروں پر یہ شرط لگانا شروع کر دے تو اُمت کا اجماع کہاں گیا؟

۲۔ دین کے ثبات اور نصوص شریعہ کے تحفظ کی ضمانت﴾......

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر:۹)

یہاں محض قرآن ہی کی حفاظت کا وعدہ نہیں بلکہ پیغمبرانہ تعبیر وتشریح کی بھی ضمانت ہے۔ یعنی قرآن اور اس کے متعلقات محفوظ رہیں۔ اس لیے کہ قرآن کی تعبیر وتشریح یعنی حدیث رسول ﷺ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (النحل:۴۴)

''ہم نے ذکر تم پر اس لیے اتارا ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے اسے واضح فرمائیں اور یہ لوگ اسی پر سوچیں۔''

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا:

﴿وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾ (النحل:۶۴)

''اور ہم نے آپ پر یہ کتاب صرف اس لیے اتاری کہ آپ ان کے باہم اختلافات کو واضح فرمائیں اور یہ کتاب اہل ایمان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔''

جس طرح قرآن مجید اللہ کی طرف سے نازل شدہ اس کا بیان بھی اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

چنانچہ ارشاد ہوا:

﴿إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ...... ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ (القیامۃ:۱۹)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((الا وانی اوتیت القرآن ومثلہ معہ)) (سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ ۴/۳۲۸)

اللہ تعالیٰ نے قرآن وحدیث کی حفاظت کا انتظام اسی طرح فرمایا کہ زمانہ رسالت سے قیامت تک کے لیے ایک جماعت حقہ کا وجود قائم رکھ کر ان کے ذمہ لگایا گیا کہ وہ دن رات کتاب وسنت کی طائفہ منصورہ بن کر خدمت کا فریضہ سرانجام دیں۔ کتاب وسنت ان کی فکر بھی ہو، عقیدہ بھی اور عمل بھی اور یہ ان کا فقط علمی ہی شغل نہ ہو بلکہ عمل بھی۔ وہ خود اس پر کاربند ہوں اور اس کے داعی بھی ہوں اور یہی منہج محدثین اور منہج اہل سنت ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت سے مراد محض حروف وحرکات کی حفاظت مراد نہیں بلکہ اس کی فکر ونظر بھی محفوظ رہے اور عملی طور پر اس کا تسلسل بھی باقی رہے۔ صرف الفاظ کے محفوظ رہنے کا کیا مقصد، اگر مقصود اور مفہوم ہی محفوظ نہ رہے اور یہ مفہوم تبیان رسول ﷺ ہے۔ حفاظت کا فریضہ اسوہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ کو اپنانے اور حدیث رسول ﷺ کو محفوظ رکھنے سے انجام پا سکتا ہے۔

منکرین حدیث دراصل منکرین قرآن ہیں وہ حدیث کو قرآن سے الگ کر کے قرآن کا مفہوم طبع زاد بنانا چاہتے ہیں۔

منہج اہل حدیث میں تشکیک واضطراب نہیں

منہج اہل حدیث کی بنیاد قرآن وسنت ہے۔ اس پر عمل کرتے ہوئے انسان دل میں اطمینان' فرحت اور سکون محسوس کرتا ہے اور فکری طور پر دلجمعی اور یقین سے اس پر کاربند رہتا ہے۔ دلجمعی اور اطمینان قلب کی یہ نعمت صرف اسی منہج کا خاصہ ہے۔ سو اس نعمت سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا شعور پایا جانا بھی از حد ضروری ہے۔ ایک درست راہ میں آگے بڑھتے ہوئے آدمی کا نتائج سے بے نیاز ہو جانا' دلجمعی اور حوصلہ مندی کی آخری حد تک جا لینا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ہمارے دین نے ہمارے لیے اس کا بھی بدرجہ اتم انتظام کر دیا ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس کیفیت کو ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

"فاما ما اوتیه علماء اهل حدیث و خواصهم من الیقین والمعرفة والهدی فامر یجل عن الوصف ولکن عند عوامهم من الیقین والعلم النافع ما لم یحصل منه شیء لائمة المتفلسفة المتکلمین وهذا ظاهر مشهود لکل أحد" (مجموع الفتاوی ۴/۴۸)

اہل حدیث کے علماء اور خواص کو جو معرفت ویقین اور ہدایت عطا کی گئی ہے' وہ اظہار سے باہر ہے۔ بلکہ اہل حدیث عوام کے پاس وہ پختہ یقین اور فائدہ مند معلومات ہیں' جن سے فلاسفہ اور متکلمین کے امام بھی محروم ہیں۔ جس کا مشاہدہ ہر شخص کر سکتا ہے۔

امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أکثر الناس شکاً عند الموت اهل الکلام"

موت کے وقت شکوک وشبہات میں مبتلا ہونا اکثر متکلمین کا شیوہ ہے۔

مشہور معتزل ابن الواصل الحموی کہتے ہیں:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استلقي على قفاي وأضع الملحفة على نصف وجهي ثم
أذكر المقالات وحجج هؤلاء وهؤلاء واعتراض هؤلاء وهؤلاء
حتي يطلع الفجر ولم يترجح عندي شيء۔ (مجموع الفتاوی ۴/۲۸)

''میں رات کو لیٹتا ہوں اور نصف چہرہ ڈھانپ کر پوری رات اہل کلام کے مختلف گروہوں کے اعتراضات اور دلائل ذہن میں گردش کرتے ہیں اور اسی ادھیڑ بن میں فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ مگر کوئی دلیل راجح یا قوی نہیں پاتا۔''

امام غزالی رحمہ اللہ فوت ہوئے تو چھاتی پر صحیح البخاری رکھی اور فرمایا میں شہر کی بوڑھی عورتوں کے عقیدہ پر فوت ہو رہا ہوں۔

تقریباً یہی کیفیت اضطراب فقہی اختلاف کی بنیاد پر وجود میں آنے والے فرقوں کے بارے میں موجود رہی کہ وہ اپنی اجتہادی کاوش اور فقہی تعبیرات کے بارے میں یقین اور حتمی رائے نہیں دے سکے کہ ہمارا اجتہادی موقف مکمل طور پر درست اور صواب ہے اور اس سے اختلاف کرنے والا غلطی پر ہے۔

اپنے طریق پر عمل اور اپنی تحقیق کی پابندی کے باوجود حق کو اپنے افکار اور اپنے امام یا اپنے فرقے میں حصر کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔

مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کا اعتراف حقیقت

اسی سے متعلقہ ایک واقعہ درج کرنا قارئین کے لیے یقیناً وضاحت حال کے لیے کافی ہوگا۔ مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کے شاگرد رشید مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ (آف کراچی) کی زبانی سنیے۔ مفتی صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''ایک اہم واقعہ بھی آپ کے گوش گزار کر دوں جو اہم بھی ہے اور برکت خیز بھی۔ قادیاں میں ہر سال ہمارا جلسہ ہوا کرتا تھا اور سیدی حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب رحمہ اللہ بھی اس میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔ ایک سال اسی جلسہ پر تشریف لائے۔ میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ صبح نمازِ فجر کے وقت اندھیرے میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت سر پکڑے ہوئے بہت مغموم بیٹھے ہیں۔ میں نے پوچھا حضرت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزاج کیسا ہے؟ کہا! ہاں ٹھیک ہی ہے۔ میاں مزاج کیا پوچھتے ہوئے' عمر ضائع کر دی۔

میں نے عرض کیا حضرت آپ کی ساری عمر علم کی خدمت میں' دین کی اشاعت میں گزری ہے۔ ہزاروں آپ کے شاگرد علماء ہیں' مشاہیر ہیں جو آپ سے مستفید ہوئے اور خدمت دین میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ کی عمر اگر ضائع ہوئی تو پھر کس کی عمر کام میں لگی۔ فرمایا میں تمہیں صحیح کہتا ہوں' عمر ضائع کر دی۔

میں نے عرض کیا حضرت بات کیا ہے؟

فرمایا: ہماری عمر کا' ہماری تقریروں کا' ہماری ساری کدو کاوش کا خلاصہ یہ رہا کہ دوسرے مسلک پر حنفیت کی ترجیح قائم کر دیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مسائل کے دلائل تلاش کریں اور دوسرے آئمہ کے مسائل پر آپ کے مسلک کی ترجیح ثابت کریں' یہ رہا ہے محور ہماری کوششوں کا' تقریروں کا اور علمی زندگی کا۔

اب غور کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کس چیز میں عمر برباد کی؟ ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہماری ترجیح کے محتاج ہیں کہ ہم ان پر کوئی احسان کریں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام دیا ہے' وہ مقام لوگوں سے خود اپنا لوہا منوائے گا۔ وہ تو ہمارے محتاج نہیں اور امام شافعی' امام مالک اور احمد بن حنبل رحمھم اللہ علیہم اور دوسرے مسالک کے فقہاء جن کے مقابلے میں ہم یہ ترجیح قائم کرتے آئے ہیں' کیا حاصل ہے اس کا؟ اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ اپنے مسلک کو صواب محتمل الخطا (درست مسلک جس میں خطا کا احتمال موجود ہو) اور دوسرے مسلک کو خطأ محتمل الصواب (غلط مسلک جس کے حق ہونے کا احتمال موجود ہو) کہیں اس سے آگے کوئی نتیجہ نہیں ان تمام بحثوں' تدقیقات اور تحقیقات کا جن میں ہم مصروف ہیں۔" (وحدت اُمت۔ مولانا مفتی محمد شفیع ۔ص:۲۹)

مزید فقہاء کے مندرجہ ذیل قول پر غور کیجیے تو تمام صورت حال واضح ہو جائے گی۔ یہ قول مکمل فقہی اجتہاد کی تعبیر کا خلاصہ اور عکاس ہے۔

"قولنا صواب یحتمل الخطأ وقول الآخر خطأ یحتمل الصواب"

"ہماری رائے درست ہے' لیکن غلطی کا احتمال ہے اور دوسرے فقہی گروہ کا موقف غلط ہے' مگر درستی کا امکان ہے۔"

کیا کوئی سادہ لوح شخص ایسے مسائل کی بنیاد پر یقین وثبات اطمینان اور سکون کی کیفیت پیدا کر سکتا ہے؟ یقیناً نہیں۔

مذاہب وملل کی تاریخ میں اگر یہ اعزاز کسی کو حاصل ہے کہ وہ ثبات واطمینان' یقین وعزم کے ساتھ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے موقف کو درست سمجھے' بلکہ عقیدہ وعمل کی بناء پر علم الیقین ہی نہیں بلکہ عین الیقین کے مرتبہ تک پہنچ جائے تو وہ فکر سلف' فکر محدثین' فکر اہل سنت ہے۔ جس کے بارے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"اهل الحديث والسنة الذين هم أعظم الناس علماً ويقيناً وطمانية وسكينة وهم الذين يعلمون ويعلمون أنهم يعلمون وهم بالحق يؤقنون لا يشكون ولا يمترون" (مجموع الفتاوی ۴/۲۹)

''اہل حدیث' اہل سنت' علم' یقین' اطمینان' سکینت میں تمام لوگوں سے زیادہ پُر اعتماد اور پختہ ہیں۔ یہ اپنی فکر سے متعلق مکمل آگاہ ہیں اور انہیں اپنی آگہی اور موقف پر مکمل عزم جزم ہے۔ حق کا مکمل یقین ہے نہ شک ہے' نہ اضطراب۔''

۵۔ تسلسل اور عدم انقطاع

تسلسل' اصول اہل سنت کا زبردست خاصہ ہے اور یہ اُمت میں صرف اہل سنت اہل حدیث کو حاصل ہے۔ باقی سب افکار تاریخ میں تھوڑا پیچھے جا کر کہیں روپوش ہو جاتے ہیں۔ یوں وہ انقطاع اور عدم تسلسل کی بین دلیل ہے۔ ایک ایسی دعوت جو اپنے فکر وفہم کی بابت اُمت کی تاریخ میں بہت پیچھے تک نہ جا سکتی ہو۔ ایک ایسا مسئلہ جس کی تاسیس کرنے والوں اور کتاب وسنت کے مابین تاریخی طور پر ایک تسلسل مفقود ہو' ایسی دعوت کا برحق ہونا یا ایسے مسئلہ کا قابل اعتماد ہونا تو حقیقت سے بہت بعید ہے۔ ایسی دعوت تو اس دین اور اس کے مزاج سے ناواقف ہے۔ حق پر قائم رہنے والوں کا اس اُمت میں تسلسل کے ساتھ پایا جانا حدیث کی نص سے واضح طور پر ثابت ہے۔ اس طائفہ منصورہ کے وصف میں لا تزال کے خلاف اس پر صریح دلیل ہیں۔ (فعل ماضی یا فعل مضارع استعمال نہیں ہوتا کہ کسی زمانہ کی قید نہ ہو۔)

((عن ثوبان قال قال رسول اللهﷺ لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم حتى يأتي أمر الله وهم كذلك)) (مسلم' کتاب الامارہ باب لا تزال: ۱۹۲۰)

''ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ہوتے ہوئے ظاہراً فتحیاب
رہے گا۔ان کی نصرت سے دستکش رہنے والے ان کا کچھ نہ بگاڑ پائیں
گے تا آنکہ اللہ کا حکم آ جائے جبکہ وہ اپنی اسی حالت پر ہوں گے۔"

گویا تسلسل کا مفہوم یہ ہے کہ نئے کا امکان بھی ختم نہ ہو اور پرانے کی حیثیت واہمیت بھی مسلّم رہے۔ایک تسلسل سے ہماری مراد یہ ہے اور اس معیار پر پورا اترنے والا ایک ہی مذہب ہے جسے شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں ذکر کیا:

"ومن أهل السنة مذهب معروف قبل أن يخلق الله أبا حنيفة وما لكاً والشافعي وأحمد فأنه مذهب الصحابة تلقوه عن نبيهم" (منہاج السنۃ:۲/۲۵۴)

"اہل سنت کا ایک مسلک' ائمہ اربعہ کی پیدائش سے بھی قبل دنیا میں موجود تھا۔وہ صحابہ کرام کا مذہب تھا جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سیکھا۔"

۶۔ وسعت و جامعیت ﴿......

دین بلاشبہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ ہے۔مگر اس کے فہم کے ہزاروں انداز اور اپروچ ہو سکتے ہیں۔یہاں ہمارے لیے فہم سلف معیار ہے' اس فہم پر آ جانے کا پابند کر کے ہمیں خوامخواہ کے بحث و جدال اور تضیع اوقات سے بچا لیا گیا ہے اور ہمارے وقت اور محنت کا بہتر استعمال ہونے کا انتظام کر دیا گیا۔جو شخص فہم سلف کا مخالف ہے' وہ حالت شقاق میں ہے۔قرآن مجید کی آیت کریمہ میں اسی کی طرف اشارہ ہے:

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ﴾ (بقرہ:)

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''حقیقت یہ ہے کہ کسی مکتب فکر میں اس قدر وسعت نہیں جس قدر وسعت کتاب وسنت کی نصوص میں ہے۔ یہ تمام مکاتب فکر مخصوص احوال کی تخلیق ہیں اور مخصوص ذہنوں نے ان مکاتب کی تشکیل فرمائی۔ اس لیے وہ ان ظروف واحوال اور اسی قسم کے اذہان کے لیے سازگار ہو سکتے ہیں۔ جن کے لیے ان کی تخلیق ہوئی۔ پوری دنیا کے قانون بننے کی نہ ان میں اہلیت ہے اور نہ ان کا مزاج اس وسعت کے لیے موزوں ہے۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو ان مکاتب فکر میں اختلاف کی خلیج اس قدر وسیع نہ ہوتی جس قدر ہم دیکھ رہے ہیں۔ پوری دنیا کے لیے جو چیز تمام ظروف واحوال میں مفید ہو سکتی ہے وہ صرف کتاب وسنت کی نصوص میں۔ اللہ تعالیٰ ہی کا علم تمام کائنات کی ضروریات کا کفیل ہے۔ اس کے پیغمبر ﷺ کا مزاج ہی ایسا ہے کہ وہ دنیا کی قانونی ذمہ واری کے فہم وادراک کے لیے مناسب زبان استعمال کر سکے۔ اسی لیے کتاب و سنت تو ان تمام مکاتب فکر کا ماخذ بن سکتے ہیں۔ لیکن کتاب وسنت کو کھینچ تان کر ان مکاتب فکر کے تابع کرنا نہایت نامناسب اور معیوب ہے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین

مقلدین ائمہ اربعہ کا اپنے ائمہ سے منہج کا اختلاف ہے۔ اس لیے کہ انہوں نے اپنے اجتہادات کو حتمی اور غیر مبدل نہیں کہا' جبکہ ان کے متبعین ان کی آراء کو ہر دور' ہر زمانہ' تمام احوال وظروف اور ہر علاقہ میں قابل عمل سمجھتے ہیں۔ ترمیم و تنسیخ کے بھی قائل نہیں۔ ائمہ اربعہ اور دیگر ائمہ نے اپنے تلامذہ و معتقدین کو اپنی آراء کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ پر مقدم کرنے سے سختی سے روکا جب کہ ان کے عقیدتمند اس کے مقلدین ان کے اقوال پر شدت سے عمل پیرا اور ان کے اقوال کے مقابل احادیث کو رد کرنا' تاویل کرنا اور باب الحیل کھولنا ان کا معمول ہے۔

اس تعصب کی بنا پر کتاب و سنت سے استدلال میں صحیح توازن قائم نہ رہ سکا۔ بعض جگہ صحیح سنت کو ترک کر دیا گیا۔ اپنی اور اپنے بزرگوں کی آراء کو ترجیح دے دی گئی اور کہیں انتہائی ضعیف اور کمزور حدیث پر استدلال کی بنیاد رکھ دی گئی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تک زیر عتاب آ گئے۔ جس کی متعدد مثالیں اور تفصیل کتب فقہ میں موجود ہے۔

صحیح احادیث کو اکابر پروری کی بنا پر چھوڑنا محض اتفاق نہیں بلکہ اسے قانونی درجہ دیا گیا۔ مثلاً علامہ کرخی رحمہ اللہ (فقہاء احناف میں جو انہیں مقام حاصل ہے وہ کسی سے مخفی نہیں) نے اصول الکرخی کے نام سے ایک مختصر رسالہ تالیف کیا۔ اصول نمبر ۲۸' اور ۲۹ کی عبارت ملاحظہ فرمائیں جس سے اس شدت کا اندازہ ہوگا۔

اصول نمبر ۲۸ "إن كل آية تخالف قول أصحابنا فانها تحمل على النسخ أو على الترجيح والاولى أن تحمل على التاويل من جهة التوفيق"

قرآن مجید کی جو آیت بھی فقہاء احناف کے قول کے مخالف ہوگی وہ منسوخ تصور ہوگی یا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرجوح، لیکن بہتر یہ ہے کہ تطبیق کی غرض سے آیت کی تاویل کرلی جائے۔

اصول نمبر۲۹: ''أن کل خبر یجئی بخلاف قول أصحابنا

فانه یحمل علی النسخ أو علی إنه معارض بمثله''

ہر وہ حدیث جو ہمارے فقہاء کے موقف کے خلاف ہوگی اسے منسوخ سمجھا جائے یا اسی مضمون کی دوسری حدیث سے معارض ہوگی۔ (اصول الکرخی صفحہ۱۲،۱۱)

ان دو اصولوں کی موجودگی میں قرآن وسنت کی بالادستی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ بقول مولانا اسماعیل سلفی رحمہ اللہ:

صحیح احادیث سے صرف نظر کا یہ انداز بے حد غیر متوازن ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا اسے تصلب کہا جائے یا تعصب۔ جو طالب علم ان درسیات کو پڑھیں گے وہ انصاف پسند ہوں گے یا متعصب، اکابر کا ادب کریں گے یا بے ادبی، اس سے سنت کا استخفاف ہوگا یا احترام، احادیث صحیحہ کے لیے تسلیم وانقیاد کی روح پیدا ہوگی یا اس انداز سے انکار حدیث کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

شارح عقیدہ طحاویہ علامہ ابن ابی العز الحنفی رحمہ اللہ نے ایک مخصوص فقہی مذہب سے نسبت رکھنے کے باوجود اس صورت حال سے دلبرداشتہ ہو کر ''الاتباع'' کے نام سے مستقل کتاب تحریر کی جو کتاب وسنت کی اہمیت میں خوبصورت دستاویز اور قابل مطالعہ ہے۔

وکذلك لما استحکم الأفتراق في هذه الأمة نصبوا من کل طائفة قاضیًا لئلا یضیع کثیر من حقوق الناس ومصالحهم باقامة عالم زاهد مقام رسول اللهﷺ وهجر أقوال غیره من العلماء وازداد بذلك استحکام التفرق وکان الواجب النهي عن التفرق لا تقرره ''فانالله وإنا الیه راجعون'' (الاتباع:۶۱)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

ولم یکن هذا في صدر الاسلام وأنما حدث هذا اعني تولیة قاض من کل طائفة بسنة اربع وستین وستمائه في أیام

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الملك الظاهر بيبرس (الاتباع:۹۱)

ہر فقہی مذہب کا الگ قاضی مقرر کرنے کا دستور آغاز اسلام میں نہ تھا۔ یہ رواج ۶۴۶ھ میں اور ظاہر بیبرس کے دورِ حکومت میں ہوا۔ مذہبی تعصب کی مذمت میں مزید لکھتے ہیں:

ولا يزال التعصب للمذاهب يملأ القلوب بالشحناء

يشحنها وقد نهى الله عن المجادلة لاهل الخلاف فكيف باهل

الوفاق (الاتباع:۸۹)

مذہبی تعصب دلوں میں کینہ پروری کرتا ہے۔ ہمیں تو مخالفین اسلام سے جھگڑا کرنا منع ہے، چہ جائیکہ کہ اہل اسلام سے۔ علامہ کے نزدیک جھگڑے، تعصب، عناد اور شدت پسندی کی بنیادی وجہ فقہی گروہ بندی ہے۔ اللہ ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے اپنے آباواجداد کا مسلک عزیز ہے اور اس کے پرچار کو بہت بڑی سعادت سمجھتا ہوں۔ اس مسلک میں حسن اعتدال ہے۔ یہاں بے داغ اور بے لچک توحید بھی ہے۔ ائمہ کرام اور اولیاء عظام کی غایت درجہ تعظیم وتکریم بھی ہے۔ یہاں صحابہ کرام سے بے پناہ محبت بھی ہے اور اہل بیت سے والہانہ عقیدت بھی یہاں حدیث صحیح کو ائمہ کرام کے اقوال پر ترجیح دینے کا ذوق بھی ہے۔ اور فقہاء کرام کی مساعی جمیلہ کا حسن اعتراف بھی یہاں شریعت کے ظاہری احکام کا التزام بھی ہے۔ اور تزکیہ نفس اور روحانیت کا شغف بھی۔

مولینا سید ابو بکر غزنویؒ

فکر اہل حدیث ہی کیوں؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ